DAR-UL-IFTA
SADIQABAD
Alflah Town Sadiqabad Dist: Rahim yar Khan

دارالافتاء صادق آباد
الفلاح ٹاؤن صادق آباد
ضلع رحیم یار خان

Dar-ul-Ifta Sadiqabad

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام درج ذیل مسئلے کے بارے میں

بعض اوقات ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھیجنے میں غلطی ہو جاتی ہے اور رقم مطلوبہ شخص کے پاس بھیجنے کی بجائے کسی اور شخص کو بھیج دی جاتی ہے، ایسی صورت میں بھیجنے والے کا صرف اکاؤنٹ معلوم ہوتا ہے، لیکن اس سے رابطہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر اس طرح غلطی سے کسی کے پاس رقم آجائے تو وہ اس رقم کو اپنے ذاتی کاموں میں خرچ کر سکتا ہے؟ یا پھر اسے صدقہ کرنا ضروری ہے؟

مستفتی: عنایت ایاز بنگرامی

الجواب حامداو مصليا

غلطی سے ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں آنے والی رقم کی شرعی حیثیت "لقطہ" کی ہے، اور "لقطہ" کو ہر ممکن ذریعہ سے اصل مالک تک پہنچانے کی کوشش کرنا ضروری ہے، اور جب اصل مالک ملنے کی امید نہ رہے یا اس بات کا غالب گمان ہو جائے کہ مالک نے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہوگا، تو اس کے بعد کسی مستحق شخص پر صدقہ کرنا، یا خود لقطہ اٹھانے والے کا اپنی ذاتی استعمال میں لانا جائز ہے، بشرطیکہ وہ مستحق ہو۔

لہٰذا مسئولہ صورت میں جس اکاؤنٹ سے رقم منتقل ہوئی ہے، جب تک اسی اکاؤنٹ پر رابطہ کر کے مذکورہ رقم اصل مالک تک پہنچانا ممکن ہے ~~اس~~ وقت تک اس رقم کو صدقہ کرنا، یا ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں ہے۔

كما فى البحر الرائق، كتاب اللقطة: (258/5) رشيدية

قوله: (ثم تصدق) أي إن لم يجئ صاحبها فله أن يتصدق بها على الفقراء أيضا لا للحق إلى المستحق، وهو واجب بقدر الإمكان، ----- وقيدنا بالتصدق على الفقراء لما في الهداية أنه لا يتصدق باللقطة على غني، زاد في الحاوي: ولا مملوك غني ولا ولد غني صغير....

وفى الدر المختار: (279/4) سعيد

(فينتفع) الرافع (بها لو فقيرا وإلا تصدق بها على فقير ولو على أصله وفرعه وعرسه، إلا إذا عرف أنها لذمي فإنها توضع في بيت المال) تتارخانية...

وفى رد المحتار: (279/4)

(قوله: فينتفع الرافع)... فدل على أنه إنما ينتفع بها بعد الإشهاد والتعريف إلى أن غلب على ظنه أن صاحبها لا يطلبها، والمراد جواز الانتفاع بها والتصدق، وله إمساكها لصاحبها... (قوله: لو فقيرا) قيد به؛ لأن الغني لا يحل له الانتفاع بها إلا بطريق القرض، لكن بإذن الإمام نهر (قوله: على فقير) أي ولو ذميا لا حربيا كما في شرح السير. قال في النهر: قالوا ولا يجوز على غني ولا على طفله الفقير وعبده، ولو فعل ينبغي أن لا يتردد في ضمانه...

وفى بدائع الصنائع للكاساني رحمه الله كتاب اللقطة: (298/5) عثمانية

والثاني: أنه أمر بالتصدق ومصرف الصدقة الفقير دون الغني وأن الانتفاع بمال المسلم بغير إذنه لا يجوز إلا للضرورة ولا ضرورة إذا كان غنيا، -----، وإن كان فقيرا فإن شاء تصدق بها على الفقراء وإن

Scanned with CamScanner

شاء أنفقها على نفسه، فإذا جاء صاحبها خيره بين الأجر وبين أن يضمنها له على ما ذكرنا، وكذلك إذا كان غنيا جاز له أن يتصدق بها على أبيه وابنه وزوجته إذا كانوا افقراء، وكل جواب عرفته في لقطة الحل فهو الجواب في لقطة الحرم يصنع بها ما يصنع بلقط الحل من التعريف وغيره وهذا عندنا،۔۔۔۔الخ

واللہ اعلم بالصواب

محمد فرحان عفااللہ عنہ

دارالافتاء صادق آباد

17/جمادی الاولیٰ/1442ھ بمطابق 02/جنوری/2021ء

دستخط: مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

دارالافتاء صادق آباد — مفتی

۱۸/۵/۱۴۴۲ھ

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

احسن عزیز عفی عنہ

۱۴۴۲/۰۵/۱۷ھ

دارالافتاء صادق آباد — نائب مفتی

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

طارق بشیر عفی عنہ

۱۸/۵/۱۴۴۲ھ

دارالافتاء صادق آباد — نائب مفتی

دارالافتاء صادق آباد
فتوی نمبر 72/24
مورخہ ۱۴۴۲/۵/۲۲

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

Scanned with CamScanner